

پھنسا۔ پاس ہی پہلے سے پکڑے ہوئے پرندے کا پنجرہ پڑا ہے۔ وہ سب کو قید و بند کی دعوت دے رہا ہے۔ گویا تیرے لیے تسکین کا پورا سامان موجود ہے تو بھی تمنا پوری کر لے۔

اگر دام خالی نہ ہوتا تو ذوق اسیری کی تسکین کا معاملہ مشتتبہ رہ جاتا، کیونکہ ممکن ہے، پہلے اتنے پرندے پھنس چکے ہوتے کہ کسی نئے مشتاق اسیری کے لیے گنجائش ہی نہ رہتی، اس لیے دام کے خالی ہونے کا پہلو بہ طور خاص پیش نظر لایا گیا۔

۲۔ لغات۔ جگر تشنہ آزار : وہ جگر، جو دکھ سہنے اور اذیت برداشت کرنے کا پیاسا ہو۔

بُن بہر خار : بہر خار دار جھاڑی کی جڑ۔

تشریح : ہمارا جگر ایذا اور تکلیف کا اتنا پیاسا تھا کہ کانٹوں والی ہر جھاڑی کی جڑ میں خون کی ندی بہا دی، لیکن جگر کی تسلی نہ ہوئی۔ اس کے ذوق ایذا کی تسکین کا سامان ہم نہ پہنچ سکا۔

غور فرمائیے کہ جس جگر کے ذوق ایذا کی تسکین کے لیے کانٹوں والی ایک ایک جھاڑی کی جڑ میں لہو کی ندی بہا دی گئی، پھر بھی اس کی تسلی نہ ہوئی، اس کا ذوق کس پیمانے پر پہنچا ہوا ہوگا؟

شاعر کا مدعا یہ نہیں کہ جہاں کانٹوں والی کوئی جھاڑی دیکھی، وہاں خون بہانا شروع کر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ کانٹوں والی ہر جھاڑی میں الجھ الجھ کر کانٹے جسم میں چبھو لیے اور زخموں سے اتنا خون بہایا کہ ندی جاری ہو گئی۔

۳۔ تشریح : شعر کے پہلے مصرع کی شرح پیشتر بھی ہو چکی ہے، یعنی صنعت اتنا ہو چکا تھا کہ نظارہ محبوب کے لیے آنکھیں کھولنے کی جتنی بھی کوشش کی گئی، کامیاب نہ ہوئی اور آنکھیں بند ہو گئیں، جان جسم سے مفارقت کر گئی، دیکھیے محبوب اپنے بیمار عاشق کے پاس کیسے وقت میں آیا، اس نے اتنا کرم فرمایا